نمبر ۱۰۷ | مورخہ پنجم ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ مارچ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی رمضان علی صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو آنبہ ضلع شیخوپورہ کے جلسہ پر بھیجا گیا ؛

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واپس آ گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش قسمت کون ہے؟

(فرمودہ ۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء)

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دُنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں۔ اور مصیبتوں کا مورد بن جائے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے۔ جس کو ایمان کی دولت ملے۔ اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو۔ یہ بات اپنی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دُعائیں کرو۔ کہ خدا تعالےٰ تم سے راضی ہو جائے۔ اور وہ تمہیں توفیق۔ اور قوت عطا فرمائے۔ کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک اُس کی توفیق شاملِ حال نہ ہو۔ اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو۔ کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں۔ اور جو تیری مرضی۔ اور ہدایت کے خلاف ہیں۔ بچا۔ اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت۔ اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے۔ بچا۔ اور سچے ایمان پر قائم رکھ"

(الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامِ احمدیت

جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی ولولہ انگیز تقریر

۲ر مارچ کو احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام جناب چودھری ظفراللہ خان صاحب نے ایک ایسی اہم تقریر فرمائی۔ جو احمدیت کی تاریخ میں یادگار رہے گی۔ تقریر کیا تھی۔ فصاحت و بلاغت کا دریا تھا۔ یہ تقریر ایک دردمند دل کی صدا تھی۔ آخر میں جناب چودھری صاحب نے جو الفاظ سلسلہ احمدیہ کی موجودہ مشکلات کے متعلق فرمائے۔ اُن سے بعض احمدیوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ اور اکثر غیر احمدی احباب بھی بے حد متاثر ہوئے جس کا اظہار انہوں نے بعد میں کیا۔ خوش قسمتی سے ہم نے اس تقریر کو شارٹ ہینڈ کے ذریعہ لکھوانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ ابھی تقریر مرتب نہیں ہوئی۔ جس وقت مکمل تقریر کا ترجمہ شائع کیا جائیگا۔ اس وقت احباب اسکی اہمیت کا اندازہ لگا سکینگے ؛

اس جلسہ کی صدارت جناب سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج نے فرمائی جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ اس وجہ سے ان کی مخالفت بھی ہوئی۔ مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ جناب سید صاحب نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ حضرات جناب چودھری صاحب کی ذات والاصفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنی لیاقت اور قابلیت سے جو نام پیدا کر چکے ہیں۔ اس کی وجہ سے آپ کا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اب گورنمنٹ آف انڈیا میں جا رہے ہیں۔ یقین ہے۔ کہ آپ وہاں بھی اپنی لیاقت و قابلیت کی وجہ سے امتیازِ خصوصی حاصل کریں گے۔ جیسا کہ پہلے کرتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ امیر حبیب اللہ۔ شاہِ افغانستان جب علیگڑھ کالج میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں انہوں نے لڑکوں سے بعض مذہبی سوال کئے۔ آپ کے مذہبی سوالات دریافت کرنے پر کسی نے اسوقت کہا۔ اے امیر آپ نہ صرف شاہِ افغانستان ہیں۔ بلکہ ایک بہت بڑے ملّا بھی ہیں۔ امیر نے جواب دیا۔ میں افغانستان کا ایک سپاہی بھی ہوں۔ بادشاہ بھی۔ اور ملّا بھی۔ اسی طرح میں کہتا ہوں۔ کہ جناب چودھری صاحب ایک قانون دان بھی ہیں۔ نہایت ہی قابل قانون دان۔ آپ واضعِ قوانین بھی ہیں۔ اور ہندوستان کا دستورِ اساسی بھی بنانا جانتے ہیں۔ آپ ایک اعلےٰ منتظم بھی ہیں۔ اور انشاء اللہ جب آپ گورنمنٹ آف انڈیا میں جائیں گے۔ تو دُنیا پر میرے اس قول کی صداقت واضح ہو جائیگی۔ جناب چودھری صاحب نے مذہب کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے۔ چنانچہ آج آپ اسی حیثیت میں آپ کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ جس سے پتہ چل جائے گا۔ کہ آپ ایک عظیم الشان عالمِ دین اور مولوی بھی ہیں۔ میں اپنی تقریر کو لمبا کر کے آپ کے صبر کو آزمانا نہیں چاہتا۔ اب میں جناب چودھری صاحب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنی تقریر شروع فرمائیں ؛

اس کے بعد جناب چودھری صاحب تالیوں کی گونج کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ہال اس قدر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کہ بہت سے غیر احمدی۔ اور معزز ہندو و سکھ حضرات کھڑے تھے۔ ان کو جگہ دینے کے لئے احمدی احباب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور دوسروں کو جگہ دے دی ؛

جناب چودھری صاحب نے فرمایا۔ میں عام طور پر تقریریں کرنے سے گریز کیا کرتا ہوں اور حتے الوسع کوشش کرتا ہوں کہ یہ پیالہ ٹل جائے۔ مگر اس دفعہ احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری صاحب جب میرے پاس آئے۔ اور احمدیت پر لیکچر دینے کو کہا۔ تو میں نے خوشی سے ان کی دعوت کو منظور کر لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آج ہمارا سلسلہ ایک نازک دَور میں سے گزر رہا ہے۔ ۔

۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ورنیکلر پریس میں غلط بیانیوں کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ بحیثیت احمدی میں نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ ان غلط بیانیوں کی تردید ہونی چاہیئے۔ اور اگر آج کی تقریر میں میں اس امر میں کامیاب ہو جاؤں۔ اور آپ کے دلوں میں احمدیت کے متعلق دلچسپی پیدا کر دوں۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ میری خواہش پوری ہو گئی ؛

تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ آج ہماری جماعت کو انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالےٰ ہم احمدیت کے سچے فرزندوں کی طرح ثابت قدم رہیں گے اور زمین کے کناروں تک احمدیت کو پھیلائیں گے۔ (مفصل پھر)

خاکسار عبدالوہاب عمر۔ سکرٹری احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ تا ۵ مارچ ۱۹۳۵ء بیعت کرنیوالوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب نے دستی اور بذریعہ خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے

دستی بیعت۔ ۱۔ چودھری فضل احمد صاحب ضلع گورداسپور۔ ۲۔ چودھری علی بخش صاحب ضلع گورداسپور۔ ۳۔ عبداللطیف صاحب۔ ضلع گورداسپور

بذریعہ خطوط بیعت

نمبر	نام	نمبر	نام
۴	یحیٰی کوڈیب صاحب۔ لیگوس۔ افریقہ	۱۴	حسین محمود عال آفندی۔ فلسطین
۵	یوسف پپولا صاحب " "	۱۵	ادریس العابد آفندی۔ "
۶	عائشہ بی بی صاحبہ۔ ضلع سیالکوٹ	۱۶	حسین سید القبانی "
۷	فضل دین صاحب " گورداسپور	۱۷	ابراہیم الحمد آفندی "
۸	اللہ رکھی بنت دین محمد صاحب " "	۱۸	ناصر الجابر آفندی "
۹	جمعہ ولد شہاب دین صاحب " "	۱۹	طاہر مجیب المصطفےٰ "
۱۰	عبدالعزیز صاحب سوداگر۔ سری نگر	۲۰	محمد عبدالرحمٰن یحییٰ "
۱۱	محمد بکر العقیل الحسینی صاحب۔ فلسطین	۲۱	نجمہ علی "
۱۲	علی ارمنازی آفندی۔ "	۲۲	احمد محمود محمد آفندی "
۱۳	عبدالفتاح محمود حسین آفندی "	۲۳	روحیہ محمود "

یوم التبلیغ کے متعلق ہر احمدی کا فرض

۱۰ مارچ کو جو یوم التبلیغ مقرر ہے۔ اس میں ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ عمدگی کے ساتھ اسلام کا پیغام غیر مسلموں کو پہونچائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں بہتر سے بہتر پیرایہ میں ان پر واضح کرے۔ اور اسلام کی ہمیشہ جاری رہنے والی برکات جن سے تمام دیگر مذاہب محروم ہو چکے ہیں۔ وضاحت کے ساتھ پیش کرے۔ اس کے لئے جن لوگوں کو مخاطب کیا جائے۔ ان کی قابلیت اور رجحان کو مدنظر رکھا جائے۔ اور کوئی بات ایسے پیرایہ میں نہ کہی جائے۔ جو کسی کے احساسات کو صدمہ پہنچانے والی اور اسے رنجیدہ کرنے والی ہو۔ اگر کسی کی طرف سے کسی قسم کی سختی کی جائے۔ تو اسے صبر اور استقلال سے برداشت کیا جائے۔ اور ایسے موقعہ پر ایسے اعلےٰ اخلاق دکھائے جائیں جو دُوسروں پر اثر کرنے والے ہوں ؛

گورمکھی ٹریکٹ کی قیمت

"الفضل" ۳ مارچ میں گورمکھی ٹریکٹ کی قیمت کا اعلان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے۔ روپیہ سینکڑہ لکھنے کی بجائے: ایک سو روپیہ [illegible] لکھا گیا ہے۔ احباب ایک سو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے [illegible] منگائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
164
Digitized by Khilafat Library Rabwah
نمبر ۱۰۷ | قادیان دارالامان مورخہ یکم ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

غیر مبایعین دشمنانِ احمدیت کی صف میں

ایسے وقت میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات اور سلسلۂ عالیۂ احمدیہ پر چاروں طرف سے مخالفین حملے کر رہے ہیں۔ جبکہ تمام مخالف طاقتیں متحدہ طور پر اس بات کی کوشش کر رہی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو نور خدا تعالےٰ نے نازل کیا۔ اسے ظلمت سے بدل دیں۔ جبکہ معاندینِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذات کے خلاف ناپاک الزام لگا رہے ہیں۔ جبکہ مخلصین جماعت کو محض اس لئے انتہائی مظالم اور تشدد کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیوں کیا۔ اور جبکہ جماعت احمدیہ اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری توجہ مخالفین کے مقابلہ میں صرف کر رہی ہے غیر مبایعین کے "حضرت امیر" اور ان کے چند ایک حامیوں نے دشمنانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناپاک حملوں کے آگے ہتھیار ڈال دینا۔ اور خاموشی اختیار کر لینا ہی کافی نہیں سمجھا۔ بلکہ احمدیت کے مقابلہ میں ان کی پیٹھ ٹھونکنے۔ اور جماعت احمدیہ سے اُلجھ کر ان کو تقویت پہنچانے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے چنانچہ انہوں نے "قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل" کے عنوان سے ایک لمبا چوڑا پوسٹر شائع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات اور سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کے خلاف احراریوں کی موجودہ شورش کا باعث جماعت احمدیہ کو قرار دیتے ہوئے لکھدیا۔ کہ

"تمہارے عقائد نے آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ غور کر کے دیکھ لیں۔ کہ جو آگ آج احرار نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بھڑکائی ہے۔ اس کا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے"۔

ان غیر مبایعین میں جنہوں نے اس پوسٹر پر دستخط کئے اگر شرافت اور انسانیت کا کچھ بھی مادہ ہوتا۔ تو وہ ایسے وقت میں جبکہ دشمن اپنی ساری طاقت کے ساتھ احمدیت پر حملہ کر رہا ہے جبکہ اس کا نشانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات ہے۔ جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے والوں۔ یا مجدد قرار دینے والوں میں کوئی امتیاز نہیں کر رہا۔ بلکہ ہر اس شخص کو کشتنی اور گردن زدنی سمجھتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راستباز خیال کرے۔ تو وہ جماعت احمدیہ کو باہمی کشمکش میں از سر نو مبتلا کرنے کی بجائے متحدہ طور پر دشمن کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت ایسا نہ کر سکتے تھے۔ تو خاموش ہی رہتے۔ لیکن اس کی بجائے انہوں نے کیا۔ تو یہ کیا۔ کہ ایک طرف تو دشمن کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کا سارا بار جماعت احمدیہ پر ڈال دیا۔ اور دوسری طرف ایسے مسائل میں جن کا کوئی پہلو بھی لاینحل نہیں۔ اور جن کے متعلق کئی سال سے کافی گفت و شنید ہو چکی ہے۔ الجھا کر دشمن کو تقویت دینے کی کوشش شروع کر دی۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ یہ لوگ بھی احمدیت کے ایسے ہی دشمن ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو کھلم کھلا حملہ کر رہے ہیں:۔

"قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل" کے عنوان سے پوسٹر شائع کرنے والے غیر مبایعین کی یہ روش جس قدر قابلِ شرم اور لائق مذمت ہے۔ اس کا کچھ اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے دشمنِ احمدیت کو بھی لکھنا پڑا۔ کہ اس موقعہ پر غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ قادیان کو مباحثہ کا چیلنج اس لئے نہیں دیا۔ کہ وہ اختلافی مسائل کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر اس پر وار کرنے کا اچھا موقعہ سمجھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"پنجابی زبان میں ایک مثل مشہور ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔ کہ اگر کنوئیں میں بیل گر پڑے۔ تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے۔ کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔ اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت مرزائیہ نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا پوسٹر شائع کیا ہے"۔

یہ ہے اس پوسٹر کے شائع کرنے کی غرض و غایت جو ایک معاندِ احمدیت کو بھی صاف نظر آ رہی ہے۔ اور جو بالکل واضح ہے پوسٹر شائع کرنے والوں کی آنکھوں پر تو بغض و عداوت کی پٹی اس زور سے بندھی ہوئی ہے۔ کہ انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ لیکن غیر مبایعین میں سے وہ لوگ جو احمدی کہلاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کرتے۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ غور کریں۔ کہ پوسٹر شائع کرنے والوں کی یہ حرکت کہاں تک شرافت کے مطابق ہے۔ ان کے نزدیک مبایعین کے عقائد غلط ہی سہی لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ ان کے مبتلائے مصیبت ہونے کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا صادق مامور مانتے اور احمدی کہلاتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا شرافت اس بات کی اجازت دیتی ہے۔ کہ احمدی کہلانے والے احمدیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ اور دشمنانِ احمدیت کے ہاتھ مضبوط کرنے لگ جائیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو جو لوگ ان میں سے جماعت احمدیہ کے خلاف آج کل پوسٹر پر پوسٹر شائع کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق غور کریں۔ کہ ان کی شرافت اور حمیت کہاں چلی گئی ہے:۔

بے شک اختلافی مسائل پر گفت و شنید کرنا گناہ نہیں لیکن گزشتہ بیس اکیس سال سے اس میں کونسی کسر رہ گئی ہے جسے اب خاص اہتمام سے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آئندہ کے لئے کونسی روکاوٹ نظر آ رہی تھی۔ کہ عین اس وقت جب جماعت احمدیہ پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ غیر مبایعین نے بھی ٹانگ اڑانی ضروری سمجھی ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو مشکلات میں دیکھ کر کمینہ دشمن کی طرح انہوں نے سمجھا۔ کہ ممکن ہے اس موقعہ پر ان کا حملہ کارگر ہو سکے۔ اور وہ دشمنانِ احمدیت کے ساتھ مل کر احمدیت کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ سیاہی کا جو ٹیکہ انہوں نے اپنے ماتھے پر لگایا ہے۔ یہ ان کی اپنی ہی ذلت و رسوائی کا موجب ہوگا۔ اور ہو رہا ہے:۔

پوسٹر شائع کرنے والوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایسے کمینہ اور غیر شریفانہ رنگ میں دشمنی اور کور باطنی کا اظہار اس لئے کیا۔ کہ جو لوگ آج کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور سلسلۂ عالیۂ احمدیہ پر حملے کر رہے ہیں۔ ان سے یارانہ گانٹھ لیں۔ اور ان کی ہمدردی حاصل کر سکیں۔ کیونکہ جب وہ دیکھیں گے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف وہ ان کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر حملہ کر رہے ہیں تو انہیں اپنے گلے لگا لیں گے۔ اور اپنا بازو سمجھ کر خوشی اور مسرت سے پھولے نہ سمائیں گے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ ہر طرف سے ان پر پھٹکار پڑ رہی ہے۔ اور اپنوں سے غداری کرنے والوں کو اس کے سوا حاصل بھی کیا ہو سکتا ہے:۔

جن لوگوں کی خوشنودیٔ مزاج حاصل کرنے کے لئے غیر مبایعین نے پوسٹر بازی شروع کر رکھی ہے۔ ان کے تازہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"زمیندار" (۱۷۔فروری ۳۵ء) لکھتا ہے۔
"لاہوری مرزائی قادیانیوں سے کہیں زیادہ مسلمانوں کے لئے خطرناک ہیں"

اخبار "سیاست" (۱۹۔فروری ۳۵ء) لکھتا ہے:۔
"یہ لوگ امتِ مسلمہ کے لئے قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں"

"لاہوری احمدیوں کا مسلمانوں کو یہ بتانا کہ وہ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ سراپا منافقت ہے جس سے کہ مسلمانوں کو آگاہ ہو جانا چاہیئے"

اخبار "احسان" (۲۵۔فروری ۳۵ء) نے غیر مبایعین کے پوسٹروں کے ذکر میں لکھا ہے:۔
"مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے فریب کاروں کا گروہ مرزا کو نبی سمجھنے۔ اور کہنے میں قادیانیوں سے کم نہیں۔ اور جب وہ مسلمانوں سے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ ہم قادیان کے مدعیٔ نبوت کو محض محدث اور مجدد۔ بلکہ محض ایک نیک مولوی سمجھتے ہیں تو ان کا مقصد دھوکا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا"
یہ ہے۔ وہ انعام۔ جو مبایعین کے خلاف پوسٹر شائع کرنے کے بدلے غیر مبایعین کو ملا ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی شامتِ اعمال سے ازیں سو راندہ و ازاں سو درماندہ کے پورے پورے مصداق بن چکے ہیں:

اسلام کے متعلق احراریوں کی غیرت و حمیت کی حقیقت

احراریوں کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے قادیان میں تبلیغ اسلام کے لئے اڈا جما رکھا ہے۔ اور حکام سے بھی وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ جب احمدیوں کو اپنے عقائد کی تبلیغ کا حق ہے تو انہیں کیوں یہ حق نہ دیا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ احراریوں کی غرض جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ان کا اس وقت تک کا طریقِ عمل اس کی پوری پوری تصدیق کر رہا ہے۔ اگر وہ اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے کے ایسے ہی شائق ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ کسی اور جگہ ان کی سرگرمیاں قادیان کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نظر نہیں آتیں۔ اور عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں جو مسلمان مردوں اور عورتوں کو آئے دن مرتد کرتے رہتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کر رہے۔ پھر یہی نہیں۔ ان کے وہ مسلمان بھائی بند جو اپنی بیویوں کو ہندوؤں کے ہاں رہن رکھ دیتے ہیں۔ ان کی اس انتہائی بے غیرتی۔ اور بے حمیتی پر احراریوں کو ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ احراری اپنے اخبار میں یہ تو لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ کہ "بھکر۔ اور دیگر مضافاتِ جہلم میں اکثر مسلمان مقروضین کی بیویاں ہندو ساہوکاروں کے پاس رہن ہیں" لیکن اس کے متعلق انہیں کچھ بھی احساس نہیں ہوتا۔ وہ نہ تو اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کو اس بے غیرتی سے باز رکھنے کے لئے تبلیغ کرتے ہیں۔ اور نہ ہندوؤں کے قبضہ سے اپنی ہم مشرب عورتوں کو نکالنے کی کوئی تجویز سوچتے ہیں۔ اگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احراری کسی عورت کا احمدی ہونا۔ تو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن مسلمان عورتوں کو ہندو ساہوکاروں کے پاس رہن رکھ دینا گوارا کر سکتے ہیں۔ تو خیر۔ ورنہ بتایا جائے۔ آج تک احراریوں نے اپنے بھائیوں کے اس غیرت کش طریقِ عمل کی اصلاح کے لئے کونسی کوشش کی۔ ان کے کتنے لیڈر اس علاقہ میں گئے۔ انہوں نے کتنے جلسے وہاں منعقد کئے اور ان کے کتنے مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں:

پھر اگر ان کا جوشِ تبلیغ قادیان۔ اور اس کے مضافات کے لئے ہی وقف ہو چکا ہے۔ تو کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ سکھوں کے دیہات میں جن مسلمان عورتوں کو سکھوں نے گھروں میں ڈال رکھا ہے۔ ان کے متعلق کبھی انہوں نے کوئی کوشش کی کوشش کرنا تو الگ رہا۔ وہ تو سکھوں کے آگے اس لئے ناک رگڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف وہ ان کی مدد کریں:

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ احراریوں کے دل میں اسلام کی کچھ بھی وقعت ہے۔ اسلامی غیرت و حمیت سے انہیں کچھ حصہ ملا ہے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح ان کے مدنظر ہے۔ ان کی غرض شرارت اور محض شرارت ہے۔ تاکہ عوام کو دھوکہ دے کر اپنے ہاتھ رنگ سکیں۔ ایسی صورت میں ان کو جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز میں اڈا قائم کرنے میں حکام کی طرف سے امداد ملنا۔ ان کی شرارتوں کا انسداد نہ کرنا بلکہ بڑھنے دینا جماعت احمدیہ پر صریح ظلم ہے۔ اور ہر شریف انسان کے نزدیک قابلِ مذمت:

احراریوں کی مسلمہ فتنہ پردازی

جن احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت شروع کر رکھی ہے۔ اگر ان کا گزشتہ ریکارڈ دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ شوریدہ سری۔ اور فتنہ پردازی کے باعث داغ داغ ہے۔ اور حکومت ان کو امن شکنی۔ اور فساد انگیزی کے مجرم قرار دے چکی ہے۔ لیکن باوجود اس کے حیرت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ لوگ جو شرارتیں کر رہے ہیں۔ ان میں بعض حکام اپنے طریقِ عمل سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں:

تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ایک شخص برکت اللہ نے ضلع جالندھر اور ضلع گورداسپور میں احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور چونکہ وہ نہایت بدزبان۔ اور فتنہ انگیز شخص ہے۔ اس لئے احراریوں نے اسے "معتمد مجلس احرار" بنا کر قادیان بھیجدیا۔ جہاں اس نے شرارت شروع کر دی۔ آخر اس کے گزشتہ ریکارڈ کی بنا پر حکام کے لئے اس کے سوا چارہ نہ رہا۔ کہ اسے قادیان سے لے جا کر اس کے گاؤں میں نظربند کر دیں۔ اس کے متعلق "زمیندار" نے جو حالات شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص جالندھر کے ایک نواحی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ کپورتھلہ میں جن دنوں احراریوں کی طرف سے شورش برپا کی جا رہی تھی۔ تو یہ شورش انگیزوں کے پیش پیش تھا۔ اس پر حکومت نے اسے اس کے گاؤں میں نظربند کر کے دو سپاہی نگرانی کے لئے مقرر کر دیئے۔ مگر یہ وہاں سے بھاگ نکلا۔ اور گرفتار ہو کر چھ ماہ کے لئے جیل خانہ بھیج دیا گیا۔ یہ سزا پوری کرنے کے بعد اس نے احمدیوں کے خلاف شرارت شروع کر دی۔ آخر ۱۸۔فروری کو حکومتِ پنجاب کے حکم کے ماتحت پولیس کی نگرانی میں اسے نظربندی کے لئے اس کے گاؤں میں لے جایا گیا:

یہ احراری معتمدین کا ایک نمونہ ہے۔ اور باقی بھی اسی قماش کے ہیں۔ ان کے سابقہ حالات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی نہ کسی کے خلاف شورش انگیزی کرتے چلے آ رہے ہیں

ان حالات میں ذمہ دار حکام نے ان کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ انہیں جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پھیلانے کا موقعہ دے رہے ہیں۔ اور اسی لئے ان کی شرارتوں پر نوٹس نہیں لیتے:

"زمیندار" سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ برکت اللہ احراری کو سابقہ نظربندی کے سلسلہ میں ہی گرفتار کیا گیا ہے۔ احمدیوں کے خلاف اس کی شرارتوں کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور نہ کچھ کرنے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ کیونکہ اس صورت میں حکام کو کوئی بات قابلِ گرفت نظر ہی نہیں آتی:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممبرانِ اسمبلی و کونسل آف سٹیٹ کے نام کھلا خط

مسٹر گابا کے ایک سوال کا جواب

ناظرین کو معلوم ہے کہ اسمبلی کے ممبر مسٹر گابا نے غلط طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بعض الفاظ منسوب کر کے اسمبلی میں سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جو اخبارات میں شائع ہوا۔ اس پر صدر نیشنل لیگ قادیان کی طرف سے ایک مکتوب مفتوح انگریزی میں لکھا گیا۔ جو طبع کرا کر سوال کے لئے مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل تمام ممبرانِ اسمبلی و کونسل آف سٹیٹ کے پاس پہنچا دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوال چونکہ آئین اسمبلی کے مطابق نہ تھا۔ اس لئے اس کے پیش کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ لیکن چونکہ وہ سوال احراری اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جو مکتوب شائع کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

برادران کرام! مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر کے ایل گابا نے اسمبلی میں یہ سوال پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ کیا حکومت کو علم ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کو ذریۃ البغایا کہا ہے جس کا ترجمہ مسٹر گابا کنچنیوں کی اولاد کرتے ہیں۔ میں نہیں جانتا حکومت کی طرف سے اس سوال کا کیا جواب دیا جائے گا۔ لیکن بحیثیت صدر نیشنل لیگ قادیان میں اس سوال کا جواب دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ تا ناواقف لوگوں کو اس معاملہ کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے:

سب سے پہلے میں اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی ایک عربی تصنیف التبلیغ نامی میں استعمال فرمایا تھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی۔ یعنی آپ کے دعوے کے کئی سال بعد۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ یا آپ کے کسی جانشین نے اس عبارت کا ترجمہ اُردو میں نہیں کیا۔ اور وُہ کتاب جس میں یہ عبارت ہے۔ نیز دوسری کئی کتب میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ کہ ذریۃ البغایا کے وُہ معنی نہیں ہیں۔ جو مسٹر گابا اور ان کے دوست کرتے ہیں۔ یہ ذریۃ اور بغایا کا مرکب لفظ ہے۔ ذریۃ کے معنے بچے متبعین اور مؤیدین کے ہیں اور بغایا کے معنے لونڈی۔ بدخلق عورت اور مقدمۃ الجیش کے ہیں جس کتاب میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کنچنیوں کی اولاد کے معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مقدمۃ الجیش کے متبعین جو احمدیت کو صفحۂ ہستی سے ناپید کرنے کے لئے صف آرأ ہے۔ اور یا لونڈیوں کی اولاد کی طرح ادنیٰ خیالات اور بدخلق کے معنوں میں۔ لیکن اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بغایا کا لفظ بدچلن عورتوں کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ تو بھی یقیناً اس سے آپ کا مطلب یہ نہ تھا۔ کہ آپ کے مخالف بدچلن عورتوں کی اولاد ہیں۔ بلکہ آپ کا منشاء یہ تھا کہ مخالف لوگ ایسی عورتوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں جو اپنے خاوندوں کی غیر وفادار ہیں۔ اور کہ مخالفین غیر وفاداری کے رنگ میں رنگین ہو چکے ہیں۔ کیونکہ دُوسری جگہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگرچہ آپ کے مخالفین اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے جب بھی وُہ آپ کو غیر مسلموں کے ساتھ مقابلہ میں مصروف دیکھتے ہیں۔ تو غیر مسلموں کی مدد شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ لفظ بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کے استعمال سے حضور کا منشاء صرف اپنے مخالفین کی اسلام سے بے وفائی کا اظہار ہے:

ان وجوہات کی بناء پر ذریۃ البغایا کے لفظ کو گالی نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ ایک واقعیت کا اظہار کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس امر کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ یہ ایک سخت لفظ ہے تو بھی بطور اصول میں یہ کہوں گا۔ کہ تمام مذاہب کی مقدس کتب اور تمام بانیانِ مذہب نے مجبور ہو کر اپنے بدباطن مخالفوں کے متعلق بعض سخت الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری ہمیشہ کلی طور پر ان شریر لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو خدا کے پیغمبروں کو گالیاں دینے اور ان پر گندے الزام لگانے پر مصر رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں بعض امثلہ پیش کرتا ہوں:

ویدوں نے منجملہ دیگر الفاظ کے مقدسین کے مخالفوں کے متعلق حسب ذیل الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ پنچ ۔ دسیو ۔ ڈشٹ ۔ راکھشس ۔ پشو ۔ وغیرہ وغیرہ دیکھو رگ وید ۱-۵۳-۱۴-۲-۳۴-۹ وغیرہ

انبیاء اسرائیل جن میں حضرت عیسٰےؑ بھی شامل ہیں نے بھی حسب ذیل الفاظ کہے ہیں۔ یسعیاہ پہلے باب میں ہے "ایک قوم جو گناہ سے لدی ہوئی ہے۔ بدکاروں کی نسل۔ خراب اولاد"۔ پھر یسعیاہ باب ۵۷ آیت ۳ و ۴ میں لکھا ہے۔ اسے جادوگرانی کے بیٹو ۔ اے زانی اور چھنال کے بچو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تم باغی لڑکے اور دغاباز نسل نہیں ہو۔ حضرت داوٗد سام باب ۵۹ آیت ۶ و ۷ میں فرماتے ہیں۔ وُہ کُتے کی مانند بھونکتے ہیں۔ اور مونہہ سے ڈکارتے ہیں۔ پھر یسوع مسیح متی باب ۲۳ آیت ۳۳ میں فرماتے ہیں۔ سانپو اور سانپ کے بچو۔ پھر متی ۶-۷ میں سوُر اور کتے کہا گیا ہے۔ متی ۱۲ باب ۳۴ میں ہے۔ اے ملعونو۔ یوحنا ۸ باب ۴۴ میں ہے تم اپنے باپ شیطان سے ہو۔ یوحنا ۱۰ باب ۱ میں چور اور ڈاکو کہا گیا ہے۔

قرآن کریم نے بھی مقدسین کو گالیاں دینے والوں کو مندرجہ ذیل الفاظ سے پکارا ہے۔ شر البریہ ۔ مثل الکلب ۔ اولیاء الشیطان ۔ حمر مستنفرۃ ۔ خنازیر ۔ عبد الطاغوت عتل بعد ذالک زنیم

اگر مسٹر گابا ان لوگوں سے دریافت کریں جنہیں مذہبی کتب سے مس ہے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ تین بڑے مذاہب کی کتب سے جو امثلہ پیش کی گئی ہیں۔ یہ ایسے پست فطرت لوگوں کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ جو متعدد تنبیہات کے باوجود ماموریں کے خلاف شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے باز نہیں آتے۔ اور ان کے استعمال کا مقصد یہ تھا۔ کہ ان پر واضح کیا جائے۔ کہ ذاتی طور پر پست فطرت اور غیر شریف ہونے کے لحاظ سے ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ دُوسروں پر الزامات لگائیں۔ بالکل اسی رنگ میں سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی نے بعض اوقات بعض سخت الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ لیکن یہ استعمال بالعموم مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ خصوصیت کے ساتھ بعض ایسے مخالفین کے لئے ہے۔ جو سالہا سال تک نہایت ہی ذلیل رنگ میں آپ کو گالیاں دیتے اور آپ کے خلاف بہتان طرازیوں میں لگے رہے۔ اور بار بار کے احتجاجات کے باوجود اس قبیح حرکت سے نہ رکے:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس لفظ کے استعمال سے بہت عرصہ پیشتر سے ہندوستانی مولویوں کا ایک گروہ آپ کے خلاف کفر کے فتوے لگانے میں مصروف تھا اور آپ کے متعلق نہایت ہی گندے الفاظ کا استعمال کر رہا تھا۔ بطور نمونہ چند ایک امثلہ درج ذیل ہیں:

پنجاب اور ہندوستان کے بعض مولویوں نے آپ کے خلاف ۱۸۹۱ء میں جو فتویٰ دیا۔ اس میں آپ کے اور آپ کی جماعت کے متعلق حسب ذیل الفاظ استعمال کئے گئے۔

دجال (فتویٰ علماء پنجاب و ہندوستان صدا) ذریات دجال (صدا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کذاب (صفحہ ۲۰) شعبدہ باز ذیق (صفحہ ۹) بدترین خلائق (صفحہ ۹۶) اشد المرتدین (صفحہ ۱۱) اس پر خدا کی لعنت (صفحہ ۱۲) اس کا مونہہ کالا ہو (صفحہ ۱) اس قادیانی کے چوزے ہندو و نصاریٰ کے مخنث ہیں۔ پھر علماء لدھیانہ نے ۱۸۹۱ء میں جو فتویٰ شائع کیا۔ اس میں لکھا چماروں کے خصیٔ (صفحہ ۷) ان کے نکاح باقی نہیں رہے۔ جو چاہے ان کی عورتوں سے نکاح کرے (صفحہ ۷) مولوی محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں لکھا۔ جھگڑالو مکار۔ فریبی۔ ملعون اعور۔ دجال۔ عبد الدراہم والدینار جس کا الہام احتلام ہے بے حیا بھنگیوں اور بازاری شہدوں کے سرگروہ ڈاکو خونریز جس کی جماعت بدمعاش بدکار زانی شرابی ہے۔

مولوی سعد اللہ لدھیانوی نے ایک ٹریکٹ میں لکھا۔

اے مسن اور رسول قادیانی ۔ لعین و بے حیا شیطان ثانی
نچاوے ریچھ کو جیسے قلندر ۔ یہ کہ کر تری مرجائے نانی
نچاویں گے تجھے بھی ناچ ویسا ۔ یہی ہے اب مصمم دل میں ٹھانی

پھر لکھا۔

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی
ڈاڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کر ہی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی

حافظ محمد بخش لاہوری نے اپنے بینڈبل جشن ڈائمنڈ جوبلی کی عجیب یادگار بعنوان گرگ کہن قادیانی میں لکھا بھڑوے جورو نے جنتیا یا۔ مولوی عبد الحق غزنوی امرتسری نے لکھا۔ روبیاہ۔ بدکار۔ شیطان لعنتی یشتی سر بدی۔ لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار ہے لعن و طعن کے جوتے اس کے سر پہ۔

اب برادران کرام آپ غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا فہرست کی موجودگی میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذریۃ البغایا کا لفظ استعمال فرمایا تو آپ پر کوئی الزام عائد کیا جاسکتا ہے۔ کیا تمام الزام ان لوگوں پر نہیں۔ جو اس سے کئی سال پیشتر آپ کو نہایت ہی گندی اور فحش گالیاں دینے میں مصروف تھے۔ اس صورت میں اگر ایسے لوگوں کو ذریۃ البغایا کہا گیا۔ تو یہ محض ان کے قرضہ کے ایک قلیل حصہ کی ادائیگی تھی۔ جس پر انہیں برا منانا نہیں چاہیئے کیا مشر گابا چاہتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو وہ پاکباز سمجھتے ہیں۔ وہ تو جسے چاہیں اور جس قدر چاہیں گندی گالیاں دیتے جائیں۔ لیکن ان کے لئے جوابی طور پر کوئی معمولی لفظ بھی استعمال نہ کرے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے متعلق یہ نہایت گندہ اور دل آزار پروپیگنڈا اس وقت تک پوری شدت کے ساتھ جاری ہے۔ بطور مثال میں آپ کی توجہ ایک ٹریکٹ کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ جو احراری نمائندہ مقیم قادیان نے کیا مرزا قادیانی عورت تھی یا مرد کے نام سے شائع کیا۔ اور جسے گورنمنٹ نے ضبط کر لیا ہے۔

اب برادران کرام آپ خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کا فیصلہ میں آپ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے اخلاق اس درجہ گر چکے ہوں۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اور معزز جماعت کے مقدس امام کے متعلق ایسی باتیں شائع کریں۔ اور پھر انہیں اس جماعت کی عورتوں میں بھی تقسیم کریں۔ (دیکھو اخبار احسان ۲ جنوری ۱۹۳۵ء) فخریہ طور پر لکھتا ہے۔ کہ ایسے ٹریکٹ قادیانی جلسہ کے موقعہ پر بیس ہزار کی تعداد میں احمدی مردوں اور عورتوں میں تقسیم کئے گئے) کیا انہیں ذریۃ البغایا کہے جانے پر شکایت کا کوئی حق ہے۔ جس کے معنی زیادہ سے زیادہ یہ ہیں۔ کہ یہ لوگ بے وفا اور بدخلق عورت کی مانند ہیں۔ اگر ایک آدمی مندرجہ بالا قسم کی یادہ گوئی کرتا ہے۔ تو یقیناً اس کے متعلق صحیح طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ بے وفا اور بدخلق عورتوں کے رنگ میں رنگین ہو چکا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مسلمانوں کو ذریۃ البغایا کہا ہے۔ آپ نے عبارت زیر بحث میں یہ لفظ کبھی ان معنوں میں استعمال نہیں کیا۔ جو اس کے کئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی تمام مسلمانوں کے متعلق استعمال کیا ہے۔ بلکہ تمام مولویوں کے متعلق بھی نہیں کیا۔ کیونکہ اسی کتاب میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ ہمارا یہ قول کلی نہیں۔ راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں اشتہار قیامت کی نشانی صفحہ ۵) مسلمانوں کے متعلق بالعموم آپ کے خیالات کا اظہار آپ کے اس مشہور شعر سے بھی ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تصانیف میں بار بار لکھا ہے کہ جب کبھی بھی آپ نے کوئی سخت لفظ استعمال کیا ہے۔ تو آپ کے ذہن میں اس کے مخاطب مسخ شدہ فطرت کے وہ مخصوص لوگ ہیں۔ جو آپ کو گالیاں دینے سے باز نہیں آتے۔ اور یہ ان مسلمانوں کے لئے ہرگز نہیں ہیں۔ جو آپ پر ایمان نہ لانے کے باوجود آپ کو گالیاں نہیں دیتے۔ بطور مثال آپ لجۃ النور صفحہ ۹۶-۹۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ونعوذ باللہ من هتك العلماء الصالحين۔ وقدح الشرفاء المهذبين سواء كانوا من المسلمين او المسيحيين او الآرية۔ بل لا نذكر من سفهاء هذه الاقوام الا الذين اشتهروا فى فضول الهذر والاعلان بالسيئة والذى كان هو نقى العرض عفيف اللسان فلا نذكره الا بالخير ونكرمه ونعزه ونحبه كالاخوان"

پھر ایام الصلح ٹائٹل صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں۔ کہ ہماری کسی کتاب میں وہ لوگ سخت الفاظ کے مخاطب نہیں ہیں۔ جو اپنی شرافت ذاتی کی وجہ سے فضول گوئی اور بدگوئی سے کنارہ کرتے ہیں۔ اور دل کو دکھانے والے لفظوں سے ہمیں دکھ نہیں دیتے۔"

پھر تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱ پر فرماتے ہیں۔ "تمام مخالفوں کی نسبت میرا یہی دستور رہا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو۔"

اس قسم کی تحریرات کئی اور ہیں۔ لیکن صرف مندرجہ بالا اقتباسات پر ہی نظر ڈالنے اور عام طور پر مسلمانوں کے متعلق آپ کے جذبات کے مطالعہ کے بعد یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ آپ نے انہی مسلمانوں کو ذریۃ البغایا کہا ہے۔ یہ الفاظ یقیناً ان لوگوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ جو بار بار آپ کو دجال فاسق فاجر۔ بدترین خلائق۔ شیطان۔ ملعون۔ بدکار۔ ڈاکو بے حیا اور آپ کی جماعت کو دجال کی نسل۔ بدمعاش۔ بدکردار۔ زانی۔ شرابی وغیرہ کہتے تھے اور بار بار منع کرنے کے باوجود اس سے باز نہ آتے تھے۔

جیسا کہ میں نے اوپر ثابت کیا ہے ذریۃ البغایا کا مطلب کنچنیوں کی اولاد نہیں۔ لیکن اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ اس لفظ کا یہی مطلب ہے۔ تو بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کو سالہا سال تک مندرجہ بالا گالیاں دیتے رہے ہیں ان کے پاس اس لفظ کے استعمال پر شکایت کرنے اور چیخنے چلانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

برادران کرام! میں نے آپ کے سامنے تمام واقعہ بالتفصیل رکھ دیا ہے۔ اور تین عظیم الشان مذاہب کی مقدس کتب سے دکھایا ہے۔ کہ بعض اوقات الٰہی پیغمبر ایسے مخالفوں کے لئے جو شرارت پر اصرار کرتے ہیں سخت الفاظ کے استعمال پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ان الفاظ کی مثال تلخ دوائی کی طرح ہوتی ہے جو ان کے حواس کو درست کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایسے الفاظ کے مخاطب نیک طبع اور صاف دل لوگ نہیں ہوتے۔ بلکہ کلیۃً ان کا استعمال بدسرشت اور شریر الطبع لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ حضرت یسوع مسیح نے جب اپنے مخالفوں کو سانپ افعی کہا ویدوں نے راکشس۔ ڈشٹ وغیرہ کہا۔ قرآن کریم نے مکہ کے لیڈروں کو شر البریہ وغیرہ القاب سے ملقب کیا۔ تو یقیناً وہ ان اشرار کے متعلق جنہوں نے اپنے افعال سے اپنے آپ کو ان القاب کا اہل ثابت کر دیا۔ ایک واقعیت کا اظہار کر رہے تھے۔ اور یہ سخت ناانصافی ہو گی اگر کہا جائے۔ کہ یہ الفاظ تمام قوم کے لئے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر کوئی سخت لفظ استعمال کیا ہے۔ تو وہ ایسے ہی مخصوص لوگوں کے لئے ہے۔ اور مسٹر گابا کے لئے یہ موزون نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو خواہ مخواہ ایسے لوگوں میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

166

گوشوارہ کارگزاری جماعتہائے انصار اللہ

بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجتماع	افراد زیر تبلیغ	پمفلٹ و اشتہارات	پبلک جلسے یا مناظرے	تعداد وفود	تعداد دیہات زیر تبلیغ	نومبایعین
۱	جماعت احمدیہ محلہ دار الرحمت قادیان	ماہ نومبر و دسمبر میں بہت سے احباب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ ہمارے حلقے کے دوست دس دیہات میں تبلیغ کر رہے ہیں۔							
۲	محلہ دار العلوم قادیان	نو اصحاب باقاعدہ تبلیغ کر رہے ہیں۔							
۳	حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان	۷۵	x	x	x	۶	x	۴	۳
۴	گنج (لاہور)	۱۹	۲	۴۵	x	x	x	۳	x
۵	مزنگ (لاہور)	تبلیغ باقاعدہ ہو رہی ہے ۳۲۰ افراد زیر تبلیغ ہیں۔ اس سال تین غیر احمدی							
۶	نیلا گنبد (لاہور)	دوستوں کو جلسہ سالانہ پر قادیان لایا گیا جن میں سے ایک نے بیعت کر لی دوست باقاعدہ تبلیغ							
۷	گڑھی شاہو (لاہور)	x	x	۳۶	۱۰	۱	x	x	۱
۸	دہلی دروازہ (لاہور)	۱۲	x	۳۱	۲۰۰	۲	x	x	x
۹	پچ	۳۳	۲	۲۰۰	۲۶	x	x	۸	x
۱۰	کوٹ رحمت خاں	۱۷	x	۱۱	x	x	x	۸	x
۱۱	عالم گڑھ	۷	۴	۷۰	۸۰	x	x	۹	x
۱۲	احمدی پور	۸	۲	۸	x	x	x	x	x
۱۳	اٹھوال	۲۰	۱	۵۴	x	۱	x	۷	x
۱۴	جہلم	۱۴	۲	x	x	x	x	x	x
۱۵	سترعہ	۲۰	۲	x	x	x	x	۳	۴
۱۶	محمود آباد فارم	۹	۲	۵۹	x	x	۳	x	x
۱۷	چودہری والا نمبر ۱۰ ارکھ	x	x	۸	x	x	x	x	۳
۱۸	مالنہ	۳	x	۱۰	۵۰	x	x	x	x
۱۹	باڈرہ	۱۶	x	۵۳	x	۷	x	x	x
۲۰	آنبہ	۱۵	x	۱۹	x	x	x	۲	x
۲۱	چک ۹۸ شمالی	۱۹	۲	۱۶	x	x	x	۲	x
۲۲	موہلنکی	۳	x	۳۶	۱۱۰	x	x	۹	x
۲۳	اکھنور	۶	x	۶	۱۷	x	x	۱	x
۲۴	عزیز پور ڈگری	۵	x	۸۵	۲۷	x	x	۷	x
۲۵	بوتالہ	۶	x	۳۲	۱۵	x	۱	۲	x
۲۶	مگوئی	۳	x	x	x	x	x	۵	x
۲۷	وینگرولہ	۳	۱	۲۸	۷۰	x	۱	۴	x
۲۸	پنڈی بھٹیاں	۵	x	۵۶	۲۶	x	x	۵	x
	میزان کل	۳۱۸	۲۰	۸۶۳	۶۳۱	۱۸	۵	۷۹	۱۱

جلسہ سالانہ کی دیگوں کے وعدے

آج سے دس سال قبل ۱۹۲۴ء میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی تحریک کی تھی۔ اس وقت خدا کے فضل و کرم سے جس قدر مطالبہ تھا اس کے مطابق دیگیں مہیا ہو گئیں تھیں۔ لیکن آج ۱۹۳۴ء میں ہم کو مزید ۸۰ دیگوں کی ضرورت ہے۔ اور اسی لئے میں نے احباب سے دیگوں کا مطالبہ کیا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل و کرم سے تحریک پر عمل شروع ہو گیا ہے

پہلا خط جو اس تحریک کے متعلق لبیک کا آیا ہے وہ جناب چودہری بشیر احمد صاحب سب جج جگادھری کی بیگم صاحبہ کا ہے۔ انہوں نے ایک دیگ کا وعدہ کیا ہے۔ اور دوسری دیگ کا وعدہ بلکہ نقد روپیہ شیخ محمود حسین صاحب ڈسپنسر جنگپورہ ڈسپنسری دہلی کا ہے تیسری دیگ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور جناب ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی نے دو دیگوں کی قیمت نقد ۱۶ روپے بھیجدیئے ہیں۔ ایک دیگ کی قیمت للغہ روپے ہے۔ جو صاحب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ مجھے ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیں اور رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے محاسب صاحب کو روانہ فرمائیں۔ امید ہے کہ احباب جلد سے جلد مطالبہ کو پورا فرما دینگے ؛ ناظر ضیافت قادیان

عہدہ داران انجمنہائے احمدیہ کیلئے ضروری اعلان

اکثر دیکھا گیا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض کارکن جماعتوں سے سلسلہ کے کاروبار کیلئے مرکزی چندہ سے رقم بطور قرض وصول کر لیا کرتے تھے۔ اور کہدیا کرتے تھے کہ قادیان دار الامان میں جا کر آپکی جماعت کے چندہ میں داخل کرادینگے۔ لیکن پھر ان کی یا ان کے انچارج صیغہ جات کی طرف سے ایسی رقوم بر وقت داخل خزانہ نہ ہوا کرتی تھیں جس کی وجہ سے جماعتوں کے چندہ کے حسابات خراب ہوتے رہتے تھے۔ نظارت بیت المال نے ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پیش کیا۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ نے مطابق ریزولیوشن ۲۰۱ مورخہ ۳۴ فیصلہ کیا کہ صرف ناظر یا افسران صیغہ جات (صدر انجمن) کو محکمانہ ضرورت کے لئے قرض لینے کی اجازت ہوگی۔ ان کے سوائے کسی دوسرے کارکن کو اجازت نہ ہوگی۔ نیز قرض لینے والے ناظر یا افسر صیغہ جات اس بات کے پابند رہیں گے۔ کہ صرف اشد ضرورت اور غیر معمولی حالات میں ایسا قرض لیں گے۔ اور تاریخ وصولی سے ایک ماہ کے اندر اس روپیہ کو واپس کر دینگے۔ ورنہ ناظر بیت المال کو اختیار ہوگا۔ کہ ایسے افسران کے بل سا سے وہ رقم قرضہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کو لکھ کر کٹوا دیا کریں" اس لئے بذریعہ اس اعلان مقامی عہدہ داران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی ناظر یا افسر صیغہ صدر انجمن احمدیہ کو اشد ضرورت اور غیر معمولی حالات کے ماتحت سلسلہ کے کاروبار کے لئے دوران سفر قرض لینے کی ضرورت پڑے۔ تو مرکزی چندہ کی رقم سے قرض دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ قرض دینے کے بعد نظارت بیت المال کو بھی اطلاع دی جائے۔ کہ فلاں ناظر یا افسر صیغہ صدر انجمن کو اس قدر رقم قرض دی گئی ہے۔ اور تفصیل بھی ساتھ بھیج دی جائے۔ جس میں یہ رقم داخل کرائی جانی مقصود ہو۔ اور پھر اگر ایک ماہ تک محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے اس رقم کی رسید خزانہ مطابق تفصیل نہ پہنچے۔ تو فوراً نظارت بیت المال کو اطلاع دی جائے۔ تا نظارت قرض حاصل کرنے والے افسر کے صیغہ کے بلوں سے رقم کٹوا کر داخل خزانہ کرا دیا کرے۔ ماسوا ان کے جن کا ذکر صدر انجمن کے متذکرہ بالا ریزولیوشن میں ہو چکا ہے۔ اور کسی کارکن صدر انجمن احمدیہ کو (خواہ وہ مبلغ ہو۔ یا انسپکٹر بیت المال یا اور کوئی) نظارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کی فتنہ انگیزیوں اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی طرف سے صدائے احتجاج

نیشنل لیگ محمود آباد کی قراردادیں

۸ فروری نیشنل لیگ محمود آباد کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ جلسہ اپنے مقدس مذہبی مرکز قادیان میں احراریوں کی متواتر اور مسلسل شر انگیزی اور مفسدہ پردازی کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے شائع کردہ حد درجہ اشتعال انگیز ٹریکٹ کی صرف ضبطی کو ناکافی سمجھتا اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس ناپاک ٹریکٹ کے مصنف اور پبلشر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲۔ یہ جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے چند ماہ کے قلیل عرصہ میں قادیان جیسے مذہبی اور مقدس مقام میں دفعہ ۱۴۴ کے دو مرتبہ نافذ کرنے کو ناقابل برداشت ناانصافی اور منتقمانہ حکمت عملی سمجھتا ہوا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسے جلد سے جلد منسوخ کیا جائے۔

۳۔ یہ جلسہ اخبار "زمیندار" اور "احسان" لاہور کے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی کے خلاف متواتر گستاخانہ اور قتل کے لئے اکسانے والے مضامین کے خلاف اپنے انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان کے حد سے بڑھے ہوئے مفسدانہ پروپیگنڈا کو روکنے کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لاوے۔

۴۔ یہ جلسہ اپنے ان مظلوم احمدی بھائیوں کے صبر و استقلال اور ایمانی جرأت اور حوصلہ کی قدر کرتا ہے۔ جو ضلع گورداسپور کے مختلف دیہات میں احراری ریشہ دوانیوں اور حکام کی فرض ناشناسی کی وجہ سے مصائب و آلام کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور قربانیوں کے لئے بیش از بیش ہمت اور توفیق عطا فرمائے

۵۔ یہ جلسہ فیصلہ کرتا ہے کہ قراردادوں کی نقول بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان۔ حکومت پنجاب اور پریس کو بھیجی جائیں۔ سکرٹری نیشنل لیگ محمود آباد فارم۔ سندھ

نیشنل لیگ اٹھوال کی قراردادیں

۸ فروری نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ جلسہ حکومت پنجاب کی خدمت میں پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ احراری ملا عنایت اللہ کے ٹریکٹ کی صرف ضبطی ہمارے زخمی قلوب کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ اور چونکہ یہ ٹریکٹ ملک کے طول و عرض میں ہزارہا کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ اس ٹریکٹ کے لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے والوں کے خلاف مؤثر قانونی کارروائی کرے۔

۲۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور یہ خیال کرنے پر مجبور ہے۔ کہ یہ احرار نوازی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جو چند آدمی باہر سے فساد کی خاطر قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جاتی۔ لیکن برخلاف اس کے ایک پرامن جماعت کے لئے جو اپنے مقدس امام کی ہدایات کے ماتحت انتہائی اشتعال دلانے کے باوجود فساد سے مجتنب رہی ہے مشکلات پیدا کر دی گئی ہیں۔

۳۔ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔ ہوم سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ سکرٹری

جماعتہائے احمدیہ علاقہ لدرون کشمیر کی قراردادیں

۱۰ فروری ۳۵ء زیر صدارت خواجہ نور الدین صاحب رئیس لدرون جماعتہائے احمدیہ لدرون۔ ہانجی پورہ۔ نگری ہلمت پورہ۔ ہالشامہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔

۱۔ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ لدرون اس اشتعال انگیز و منافرت خیز پروپیگنڈا کو جو بذریعہ اخبار زمیندار و احسان جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کے خلاف کیا جا رہا ہے نہایت ہی حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور قبل اس کے کہ کوئی ناخوشگوار حادثہ رونما ہو۔ حکومت سے پرزور الفاظ میں مستدعی ہیں۔ کہ وہ ایسے شوریدہ سروں کو قرار واقعی سزا دے۔ تا وہ انتہائی اشتعال جو احراریوں نے پیدا کر دیا ہے سکون پذیر ہو۔

۲۔ ہم ان احمدی بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور ان کے متعلق اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ جنہیں مخالفین محض اختلاف عقائد کی بناء پر تکالیف پہنچا رہے۔ اور ان کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

۳۔ ہم مسٹر ستری گنیش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے حکام کے رویہ کی طرف توجہ کرے۔

۴۔ مذکورہ بالا ریزولیشنوں کی نقول گورنمنٹ پنجاب و پریس کو بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ سکرٹری

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کی قراردادیں

گذشتہ جمعہ انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ خاص جلسہ احراریوں کی ان شر انگیزیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جاری کر رکھی ہیں۔ چونکہ ناواقف لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ اس لئے اگر ان کی یہ بیہودگیاں جلد بند نہ ہوئیں۔ تو خطرہ ہے کہ ملک کے امن پر اس کا بد اثر پڑے۔

۲۔ یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد احراریوں کی شرارتوں کا سدباب کرے۔ آج تک جو ہم انتہائی صبر سے کام لے رہے ہیں۔ وہ محض حضرت امیر المومنین کے احکام کی تعمیل میں ہے۔ ورنہ ہمارے قلوب بے حد مجروح ہو چکے ہیں۔

۳۔ یہ خاص جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے اس حکم کے خلاف جو زیر دفعہ ۱۴۴ قادیان جیسی مقدس و پرامن سرزمین کے متعلق جاری کیا گیا ہے پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور عدل و انصاف کے نام پر گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد اسے منسوخ کر کے اپنی عدل پروری کا ثبوت دے۔

۴۔ ان تجاویز کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اور پریس و گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجی جائیں۔

سیکرٹری

167
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کی امن شکن فتنہ پردازیاں

موضع وڈالہ کے غیر احمدی شرفاء کی طرف سے ارباب حکام سے گزارش

قطع نظر مذہبی اختلاف کے ہم حق و حقیقت کا اظہار کرنا اور ہر فتنہ باز و ظالم کے خلاف اپنی آواز بلند کرنا ملک میں قیام امن کے لئے اور مذہبی رواداری کی اشاعت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس معاملے میں کسی شرارت پسند کا ذرہ بھر لحاظ نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہو۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے ظلم کی تعلیم دی ہو۔ ظالم کی حمایت کرنے کا حکم دیا ہو۔ جھوٹ بولنے اور افترا پردازی کرنے کی ہدایت کی ہو۔ مگر حیرت ہے کہ آج کل احراری مولوی مذہب کی آڑ میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ اور ان کی شہروں میں سلگائی ہوئی آتش شرارت کی چنگاریاں ہم دیہات کے رہنے والوں کے خرمن امن پر بھی برق پاشیاں کر رہی ہے۔

ہمارا جماعت احمدیہ سے بہت کچھ مذہبی اختلاف ہے۔ مگر خدا کا فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس مذہبی اختلاف کی آڑ میں بد اخلاقی۔ امن شکنی اور شرارت پسندی کی اشاعت سے باز رکھا۔ اور مظلومین کی امداد کرنے کی توفیق دی۔ ذیل میں ہم چند روح فرسا واقعات کی طرف حکومت عالیہ اور انصاف پسند پبلک کو توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ حکومت مظلومین کی حفاظت کرے۔ اور شرارت و فتنہ پھیلانے والوں کو قرار واقعی سزا دے ؁

ہمارے گاؤں موضع وڈالہ ضلع جالندھر میں دو احمدی نوجوان عبدالحمید و عبدالمجید بی۔ اے آنرز ہیں۔ یہ گاؤں کے ایک سرکردہ اور معزز خاندان کے رکن ہیں۔ اگرچہ یہ احراریوں کی وجہ سے سخت مصیبت میں مبتلا رہے۔ مگر انہوں نے شرافت اخلاق، مستقل مزاجی اور صبر کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ جب سے احرار تحریک جاری ہوئی ہے۔ اسی وقت سے ان کو نشانہ مظالم بنایا جا رہا ہے۔ کئی دفعہ احراری مولویوں نے ان کے گھر کے عین سامنے سخت اشتعال انگیز اور امن شکن تقریریں کیں۔ گورنمنٹ کے خلاف بھی جذبات نفرت پھیلائے۔ ملحقہ دیہات مثلاً موضع تراڑ میں بھی آتشیں تقریریں کر کے عوام الناس کو اشتعال دلایا۔ اور احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا۔ مگر پھر بھی انہوں نے صبر ہی کیا ؁

گذشتہ ماہ ستمبر میں جبکہ چودھری عبدالمجید اور چودھری عبدالمجید بی۔ اے آنرز جالندھر سول ہسپتال میں بیمار پڑے تھے۔ اور زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ ان کے باپ چودھری احمد بخش پر جو احمدی نہیں ہے۔ اور امدادی سکول وڈالہ کا ٹیچر ہے۔ گاؤں کے بعض شرارتی لوگوں کی طرف سے احراری مولویوں کے ایماء پر حد درجہ ظلم کرنا شروع کر دیا گیا اور ان کے باپ کو ایسی حالت میں سخت مجبور کیا گیا۔ کہ یا تو اپنے لڑکوں سے توبہ کراؤ۔ یا قطع تعلق کرو۔ ورنہ ہم تمہارا سکول توڑ دیں گے۔ اور گاؤں کے لڑکے سکول میں آنے سے زبردستی روک دیں گے۔ مگر چونکہ ان کا یہ مطالبہ پورا نہ ہوا۔ اس لئے انہوں نے امدادی سکول کے طالب علم زبردستی راستوں پر پہرے لگا کر روک لئے۔ اور مدرسہ میں گھس کر بھی طلبا کو باہر نکال دیا جاتا رہا۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب جالندھر کو درخواستیں دی گئیں۔ کہ سکول بند کر دیا جائے۔ ایک علیحدہ سکول مدرسہ اصلاح الاطفال کے نام سے کھولا گیا۔ اور اس سکول کو جو ۱۹۱۳ء سے نہایت عمدگی سے چل رہا ہے توڑنے اور دوسرے کو منظور کرانے کی کوشش کی گئی۔ اے ڈی۔ آئی صاحب نے بھی اس نام نہاد سکول کا دو دفعہ معائنہ کیا جو سراسر خلاف قانون تھا۔ ۱۶ فروری ۱۹۳۵ء کو امدادی سکول مذکورہ کے سالانہ معائنہ کے موقعہ پر اے ڈی۔ آئی صاحب نے لوگوں کے سامنے عبدالمجید بی۔ اے آنرز احمدی سے کہا۔ کہ تم تبلیغی ٹریکٹ وغیرہ کیوں گاؤں میں تقسیم کرتے ہو۔ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اس پر اے ڈی۔ آئی صاحب آگ بگولا ہو گئے۔ اور احمدیوں پر کئی قسم کی پھبتیاں اڑانے لگے۔ ان کا یہ فعل سراسر خلاف قانون ہے۔ لہٰذا ہم انسپکٹر صاحب بہادر آف سکولز جالندھر ڈویژن کی توجہ اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کی اس خلاف قانون حرکت کی طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی اس قابل مواخذہ حرکت کے خلاف نوٹس لیا جائے ؁

نیز ہم حکومت پنجاب اور دیگر ذمہ دار افسران کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ وہ احراری فتنہ پردازیوں کا اور انکی شرارتوں کا جو وہ ہمارے گاؤں میں پھیلا رہے ہیں بہت جلد سدباب فرمائیں ؁

خاکساران

اہالیان موضع وڈالہ تحصیل و ضلع جالندھر (۱) ولی محمد ولد امام الدین بقلم خود (۲) غلام محمد ولد چودھری امام الدین (۳) غلام محمد ولد چودھری شہاب دین (۴) امام الدین ولد چودھری شہاب دین (۵) سردار محمد ولد غلام محمد (۶) محمد بخش ولد نور الدین (۷) کریم بخش ولد خیر الدین (۸) عبدالرحمٰن بقلم خود (۹) امام الدین ولد خیر الدین (۱۰) امام الدین ولد محمد طالب (۱۱) محمد سلیمان ولد چودھری امیر الدین (۱۲) فضل محمد ولد علی محمد (۱۳) محمد عبداللہ ولد چودھری امام الدین (۱۴) فتح محمد ولد غلام محمد بقلم خود (۱۵) شاہ محمد ولد محمد اسمٰعیل (۱۶) فتح الدین ولد خیر الدین بقلم خود (۱۷) غلام حسین ولد نور الدین (۱۸) رحمت اللہ ولد چودھری فتح الدین (۱۹) فتح محمد خاں (۲۰) محمد دین ولد امام الدین بقلم خود (۲۱) یحییٰ خاں بقلم خود (۲۲) خوشی محمد ولد نظام الدین (۲۳) محمد بخش رئیس ولد چودھری محمد عیسیٰ (۲۴) شاہ دین پریذیڈنٹ بنک وڈالہ (۲۵) امیر الدین ولد چودھری نظام الدین (۲۶) علی محمد ولد محمد بخش بقلم خود (۲۷) عبدالرحیم ولد جھنڈو بقلم خود (۲۸) عبدالرحمٰن ولد عمر الدین (۲۹) غلام محمد ولد مہر خیر الدین بقلم خود (۳۰) تیجا رام ولد نکھو رام ؁

مولوی عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں مزید شہادتیں

مولوی عطاء اللہ بخاری کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) گورداسپور میں گورنمنٹ کی طرف سے چل رہا ہے۔ اس میں جو شہادت بعض دیگر احمدی گواہان کی حال میں ہوئی ہے۔ اس کی جو رپورٹ اخبار زمیندار و احسان لاہور میں شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی حسب معمول درست طور پر نہیں لکھی گئی۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے اور مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر نے اپنی شہادت کے متعلق بتایا ہے۔ کہ جو بیانات ان کی طرف منسوب کر کے ان ہر دو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ بے احتیاطی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ان میں کئی باتیں بمقابلہ اصل شہادت کے غلط ہیں۔ لہٰذا احسان اور زمیندار کی رپورٹیں قطعاً قابل اعتماد نہیں ؁

غیر مبائعین کی حالت زار

گھر سے احمدؑ کے نکل کر رہ گئے
احمدیت سے پھسل کر رہ گئے

کر کے انکار نبوت۔ یار لوگ
جھٹ خلافت سے مچل کر رہ گئے

نور دینؓ کے عہد میں اچھلے مگر
چھ برس خاموش۔ ٹل کر رہ گئے

جب خلافت حق نے دی محمودؓ کو
ہر طرح کی چال چل کر رہ گئے

وہ جو تھے چاہِ تنزل میں گرے
"ڈوب کر اچھلے۔ اچھل کر رہ گئے"

حسن رہتاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

احراریوں کی کھلی ہوئی شکست اور احمدیت کی نمایاں فتح

خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی زمانہ میں کوئی مامور اور مرسل ایسا نہیں آیا جس کی ظلمت کے فرزندوں اور تاریکی کے دلدادوں نے مخالفت نہ کی ہو۔ اور تو اور سید ولد آدم فخر موجودات سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو کامل طور پر اپنا جلوہ دکھایا۔ اور جن کا خدا نمائی میں ثانی نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ان کی بھی باطل پرستوں نے سخت مخالفت کی۔ اور آپ کے خلاف انتہائی زور لگایا۔ مگر باوجود اس کے سعید الفطرت لوگوں کو وہ روک نہ سکے۔ اور ہر وہ شخص جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قبول کیا۔ جہاں آپ کی قوت قدسی اور کامیابی کا نشان بنا۔ وہاں آپ کے مخالفین کی شکست کا ثبوت ٹھہرا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے اسلام کے حقیقی پیروؤں میں داخل ہو رہا ہے۔ وہ آپ کی صداقت کا نشان اور آپ کے مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ کیونکہ سنت اللہ کے مطابق آپ کی بھی بے انتہا مخالفت کی جا رہی ہے مخالفین آپ کے خلاف ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی فرد بشر آپ کا نام تک نہ لے۔ ان حالات میں ہر ایک وہ شخص جو آپ کو قبول کرتا اور آپ کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ ان تمام مورچوں کو فتح کر کے اور ان تمام خندقوں کو عبور کر کے آتا ہے۔ جو معاندین نے احمدیت سے روکنے کے لئے بنا رکھی ہیں۔ اور تمام مخالفین کو شکست فاش دے کر اور تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل کر کے منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

آج کل احراری اور ان کے ظاہر و پوشیدہ مددگار جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر زور لگا رہے ہیں اور لوگوں کو احمدیت سے روکنے کے لئے جو نہایت ہی شرمناک اور اخلاق سے گری ہوئی کوششیں کر رہے ہیں۔ ایک طرف انہیں رکھیے۔ اور دوسری اس فہرست پر نظر ڈالیے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے اور پھر بتلائیے۔ ہر ایک نام جو اس میں درج ہے۔ وہ احراریوں کی کھلی ہوئی شکست اور احمدیت کی نمایاں فتح کا ثبوت ہے یا نہیں۔ یقیناً ہے۔

۱۷۶ بہادر صاحب ضلع سرگودہا
۱۷۷ حاکم دین صاحب جھنگل امرتسر
۱۷۸ برکت علی صاحب ڈھوڈا ،، گجرات
۱۷۹ عبدالکریم صاحب دھیر کے ،،
۱۸۰ محمد یوسف شاہ صاحب ،،
۱۸۱ اللہ مہر صاحب سرائے امانت خاں ضلع امرتسر
۱۸۲ عبداللہ خاں صاحب بھرو بار ضلع سیالکوٹ
۱۸۳ محمد اکمل صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۴ محمد شفیع صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۵ غلام نبی صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۶ غلام مصطفیٰ صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۷ محمد الدین صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۸ فیروز الدین صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۸۹ جلال الدین صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۹۰ عطا محمد صاحب بجھ بھٹی ضلع سیالکوٹ
۱۹۱ غریب شاہ صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ
۱۹۲ مستقیم صاحب اوجلہ ضلع گورداسپور
۱۹۳ غلام رسول صاحب کھرانہ ضلع گجرات
۱۹۴ چودہری صاحب کریالہ ضلع گجرات
۱۹۵ محمد الدین صاحب کریالہ ضلع گجرات
۱۹۶ غلام حیدر صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ
۱۹۷ محمد خان صاحب ،، ،، ،،
۱۹۸ محمد اسمٰعیل صاحب ،، ،، ،،
۱۹۹ نور احمد صاحب بھاریوال ،، گورداسپور
۲۰۰ رحمت اللہ صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ
۲۰۱ محمد الدین صاحب شیخ پور ،، سرگودہا
۲۰۲ غلام رسول صاحب گوٹریکی ،، گجرات
۲۰۳ نواب الدین صاحب دوست پور ،، شیخوپورہ
۲۰۴ غلام محمد صاحب دوست پور ضلع شیخوپورہ
۲۰۵ نواب الدین صاحب فرخندہ آباد ،،
۲۰۶ رحیم بخش صاحب شاہ کوٹ ،، ،،
۲۰۷ رحمٰن صاحب دھاریوال ،، جالندھر
۲۰۸ رحمت صاحب چکریاں ،، گجرات
۲۰۹ محمد اکبر صاحب فتح پور ضلع گجرات
۲۱۰ رحمت اللہ صاحب امرتسر
۲۱۱ مرزا خان صاحب سنگے ضلع گجرات
۲۱۲ حاکم دین صاحب جبوکے ،، ،،
۲۱۳ محمد شریف صاحب سیان ضلع سیالکوٹ
۲۱۴ چوہدری غلام حسین صاحب خانپور ،، شیخوپورہ
۲۱۵ سلطان صاحب چھنا ،، سیالکوٹ
۲۱۶ چراغ الدین صاحب ،، ،،
۲۱۷ محمد غنی صاحب میانی شیرہ ،، گورداسپور
۲۱۸ محمد صدیق صاحب میانی شیرہ ضلع گورداسپور
۲۱۹ محمد حسین صاحب چھنہ ،، سیالکوٹ
۲۲۰ اکبر علی صاحب میانی ڈوگر ،، ،،
۲۲۱ اکبر صاحب موہڑا کچھانیں پونچھ
۲۲۲ ناصر صاحب موہڑا کچھانیں پونچھ
۲۲۳ نذیر احمد صاحب کوئٹہ
۲۲۴ منیر احمد صاحب میڈیکل سکول امرتسر
۲۲۵ محمد زمان صاحب ترناب ضلع شاہ پور
۲۲۶ عمر الدین صاحب کوٹ پوچھ ضلع شیخوپورہ
۲۲۷ احمد الدین صاحب کوٹ رادہا کشن ضلع لاہور
۲۲۸ رحمت اللہ صاحب بھاگو ارائیں ریاست کپورتھلہ
۲۲۹ اسمٰعیل صاحب بھاگو ارائیں ریاست کپورتھلہ
۲۳۰ عبدالرحمٰن صاحب ریاست کپورتھلہ
۲۳۱ ابراہیم صاحب بھاگو ارائیں ریاست کپورتھلہ
۲۳۲ اسمٰعیل خان صاحب چنگن ضلع لدھیانہ
۲۳۳ علی محمد صاحب گوجرانوالہ شہر
۲۳۴ میر محمد اسحٰق صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۳۵ ولی محمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور
۲۳۶ سردار بخش صاحب گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور
۲۳۷ سید عبدالواحد صاحب دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور
۲۳۸ محمد اکبر صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۳۹ محمد الدین صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ
۲۴۰ وزیر محمد صاحب کھینتر ریاست پونچھ
۲۴۱ عمر حیات صاحب گنج ضلع لاہور
۲۴۲ احمد الدین صاحب بھڈیار ،، امرتسر

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

168

۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کے یوم التبلیغ کیلئے

نہایت مفید اور ارزاں ترین مصالحہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت جامع و مانع لیکچر
اسلامی اصول کی فلاسفی اردو فی ۲ر فی سینکڑہ دس روپے
" " " انگریزی فی ۶ر تین عدد فی روپیہ
" " " ہندی فی ۵ر فی سینکڑہ بیس روپیہ
" " " گورمکھی " " "
زندہ مذہب و زندہ نبی۔ ایک شاندار لیکچر فی ۵ر فی سینکڑہ بیس روپیہ
تصدیق النبی عیسائیوں کے سوال کے جواب میں " "
پیغام آسمانی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تبلیغی لیکچر لنڈن فی ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
ابطال الوہیت مسیح از حضرت خلیفہ اول رضؓ فی ۳ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
رد تناسخ مولفہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل فی ار فی سینکڑہ ۸ر
رسالہ گوشت خوری " " " " " "

زبانی تبلیغ کرنے کے لئے

تبلیغی پاکٹ بک

بہترین اور کامیاب ہتھیار ہے

قسم اول ۸ر قسم دوم ۱۲ر

انسان کامل بہترین رسالہ سیرت آنحضرت صلعم پر فی ۳ر فی سینکڑہ عہ
برگزیدہ رسول " " " "
چشمہ توحید تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فی ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں جامع کتاب ۸ر رعایتی ۸ر
فصل الخطاب ہر دو حصہ ۸ر رعایتی ۸ر
ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج ۸ر فی سینکڑہ بیس روپے
نیوگ درشن۔ نیوگ پر رسالہ ۶ر رعایتی ۳ر
صداقت اسلام بر شہادت لیکھرام ار فی سینکڑہ ۸ر
آنحضرت صلعم اور آپکی تعلیم انگریزی فی ۵ر فی سینکڑہ پندرہ روپے
" " " " اردو فی ار فی سینکڑہ ۸ر
محمد صلعم فی ۰ر فی سینکڑہ ۸ر
اولوالعزم نبی فی سینکڑہ ۱۲ر
زندہ نبی مضمون حضرت مسیح موعود عم فی سینکڑہ عہ
اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب ۳ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
لیکچر حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

کتاب گھر قادیان

خوشخبری

امرت دھارا کے سالانہ جلسہ کی خوشی میں

یکم سے ۳۱ مارچ تک

امرت دھارا اور اُسکے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملینگی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر ضرورت نوٹ کر لیں

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

وصیت نمبر ۲۶۹

منکہ مسماۃ رحمت نور زوجہ صوفی رحمت اللہ موصی قوم اعوان عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن منگلور ڈاکخانہ مانسہرہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲-۱۱-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مہر اور زیور حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ساٹھ روپیہ اور زیور پچھتر روپیہ ۷۵/- یہ کل رقم مبلغ ۱۳۵/- روپیہ ہوتی ہے۔ پس پانچویں حصہ کی مالک بموجب وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میری موت کے بعد اور کوئی جائداد ہو جائے۔ تو اس جائداد یا رقم کی مالک بموجب وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری مذکورہ بالا وصیت کو اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ آمین

العبد۔ رحمت نور سکنہ منگلور نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ صوفی رحمت اللہ اول مدرس دیپ گراں

حق مہر مبلغ ساٹھ روپیہ میرے ذمہ ہے۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۱۲-۱۱-۳۴

گواہ شد۔ صوفی فضل الٰہی احمدی منگلور

ایک روپیہ کا مال چار آنہ میں

تبلیغی تحفہ

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ سکھ اور مسلمان۔ سکھ مسلم اتحاد۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ گائے اور سکھ دھرم۔ گورو کی بانی ان آٹھ کتب کے سٹ کی قیمت پانچ روپے دو آنے مگر یوم تبلیغ یعنی ۱۰ مارچ کی خاطر صرف ۴ر محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور، قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت رشتہ

دو قریشی اہل علم خاندان کی لڑکیوں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔

بڑی لڑکی نارمل پاس ہیڈ معلمہ ہے۔ ایسا رشتہ مطلوب ہے جو محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں اور گرل سکول بھی ہو۔ دوسری لڑکی پرائمری پاس امور خانہ داری سے آگاہ۔ درخواست کرنے والے اہل علم اعلیٰ خاندان سے احمدی مبائع ہوں۔

خط و کتابت:- ن معرفت مینیجر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کونسل کے اجلاس منعقدہ یکم مارچ میں ممبر خزانہ نے چوہدری چھوٹو رام کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سینماؤں اور بائیسکلوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے۔ لیکن سوڈا واٹر کی بوتلوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔

پشاور سے یکم مارچ کی اطلاع ہے کہ سرحدی کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو سوالات دریافت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آیا حکومت سرحد میں علیحدہ یونیورسٹی کے قیام پر غور کرے گی۔

پٹنہ میں یکم مارچ کو ہز ایکسی لینسی گورنر کی زیر صدارت ایک خاص دربار منعقد ہوا۔ جس میں ۹۴ اشخاص کو اعزازی خطابات دیئے گئے۔ اکثر اشخاص کو اس لئے تمغے دیئے گئے۔ کہ انہوں نے زلزلہ بہار کے سلسلہ میں اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔

بمبئی کونسل میں یکم مارچ کو ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ خان عبد الغفار خان کو احمد آباد کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ اب گورنمنٹ انہیں صوبہ سرحد یا پنجاب کے کسی اور جیل میں منتقل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

کولمبو سے یکم مارچ کی اطلاع ہے کہ نومبر سے جنوری تک سیلون میں اموات کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ وہاں اڑتیس ہزار سے زیادہ اشخاص ملیریا سے لقمۂ اجل ہوئے۔

علاقہ سار پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد برلن سے ۲۸ فروری کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت جرمنی نے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا ہے۔ کہ ان تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے۔ جنہیں ایک سال یا اس سے کم عرصہ کی سزا دی گئی تھی۔

برما کونسل کے نئے صدر کا انتخاب ۲۷ فروری کو ہوا۔ علیحدگی برما کی مخالف پارٹی سے تعلق رکھنے والے مسٹر پوچیت بلانگ کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد ڈپٹی پریذیڈنٹ نے گورنر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں مسٹر پوچیت بلانگ کے منتخب ہونے کی تصدیق کی گئی۔

حکومت بہار و اڑیسہ نے پٹنہ سے ۲۸ فروری کی اطلاع کے مطابق پرائمری کی تعلیم کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس نے سفارش کی ہے کہ پہلے لڑکوں اور بعد ازاں لڑکیوں کیلئے جبری پرائمری تعلیم کا انتظام ہونا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارتکاب جرم کا ارادہ رکھنے والوں سے احراری مُلّا کی ساز باز

یکم مارچ کو احراری ملا عنایت اللہ مقیم قادیان نے ارائیوں کی مسجد میں جو تقریر کی۔ اس میں منجملہ دیگر باتوں کے کہا "ایک شخص اس قدر تنگ آگیا ہے۔ کہ اس نے کہا ہے یا تو میں خودکشی کر دوں گا۔ یا خلیفہ قادیان کو قتل کر دوں گا"!

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احراری مولوی کی ایسے لوگوں سے ساز باز ہے۔ جو خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس قسم کے ایک شخص کا تو اس نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے۔ چونکہ خودکشی کرنا بھی جرم ہے اور کسی پر قاتلانہ حملہ کرنا بھی مجرمانہ فعل ہے۔ اس لئے ذمہ وار حکام کا فرض ہے۔ کہ عنایت اللہ سے اس شخص کا اتہ پتہ معلوم کر کے اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ ورنہ صریح طور پر یہ سمجھا جائیگا کہ حکام ایسے لوگوں کے متعلق بھی بازپرس کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جن کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا قانون شکنی اور فتنہ پردازی کرنے کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

حکومت حبش نے ۲۸ فروری کی اطلاع کے مطابق اپنے ایبے سینیا کی سرحد پر ایک فرانسیسی افسر اور چند سپاہیوں کے قتل کئے جانے کے نتیجہ میں آٹھ لاکھ فرانک بطور تاوان حکومت فرانس کو دئیے ہیں۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم کو ہندوستان لانے کے لئے ایک اطلاع کے مطابق مسٹر فریک کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ اس پر دس ہزار پونڈ صرف کر سکتے ہیں اگر آسٹریلیا نے دعوت قبول کر لی۔ تو اکتوبر میں آسٹریلیا کی ٹیم ہندوستان آئے گی۔

یونان میں ۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق باغیوں کی سرگرمیاں باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ باغیوں نے چار جنگی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دو فوجی پلٹنیاں بھی باغیوں سے مل گئی ہیں۔ متعدد مقامات پر باغیوں اور سرکاری فوج کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس سے طرفین کا بھاری اتلاف جان ہوا۔ حکومت نے مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ اور صوبجات سے بغاوت کو فرو کرنے کے لئے ایتھنز میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔

سر فضل حسین دہلی سے ۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق ۱۳ مارچ کو لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ آپ اپنے عہدہ کا چارج لاہور سے ہی کنور جگدیش کو دیدیں گے۔

شاہ سیام نے لندن سے ۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق تخت سے دست برداری کا اعلان کر دیا ہے۔

عبد القیوم قاتل نتھو رام کراچی کو ۴ مارچ کو پھانسی دی جانی تھی۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلمانوں کے وفد کو بتایا۔ کہ جب تک حکومت کی طرف سے مزید احکام نہیں پہنچتے اس وقت تک پھانسی نہیں دی جائیگی۔

ملک معظم کے چھوٹے لڑکے ڈیوک آف کینٹ کے متعلق لنڈن کا اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ آپ کو سلور جوبلی کی تقریب پر ہندوستان بھیجا جائے گا۔ ان کی بیوی شہزادی میرینا بھی ہمراہ ہوں گی۔ وہ دہلی دربار میں ملک معظم کا پیغام پڑھ کر سنائیں گے۔

گاندھی جی الہ آباد سے ۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق واردھا میں ۱۰ مارچ کو کانگریس کے سرکردہ لیڈروں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس موقع پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوئی اور قدم اٹھائیں گے۔

نئی دہلی سے ۳ مارچ کی اطلاع ہے کہ حکومت حجاز اور حکومت عراق کے مابین مدینہ منورہ اور نجف اشرف کے درمیان فضائی سروس جاری کرنے کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ اور حجازی سندوبین مکہ معظمہ واپس آگئے ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل پر بحث دار العوام میں یکم مارچ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی